98533 ـ مٹی کی پینٹنگ کی ناجائز اور جائز اقسام

سوال

میں پینٹر ہوں، ان آخری ایام میں میں نے مٹی کے ساتھ پینٹنگ شروع کر دی ہے، اسی طرح میں نے کئی ایک اشخاص سے یہ بھی سنا ہے کہ مٹی کے ساتھ پینٹنگ کرنا حرام ہے، لیکن میں بالکل اسی طرح تختیوں پر پینٹنگ بناتی ہوں جس طرح برش کے ساتھ خاکے بنائے جاتے ہیں، اور کیا مسجدوں یا گھروں کی شکلوں میں مٹی سے پینٹنگ کرنی بھی شریعت میں انسان اور پرندوں کی شکلیں بنانے کی طرح ہی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مٹی سے شکلیں بنانا اور پینٹنگ کرنا بھی تصویر کی ایک قسم ہے، اس میں جائز بھی ہے اور حرام بھی ہے، حرام یہ ہے جو ذی روح مثلا انسان یا جانوروں وغیرہ کی شکل میں پینٹنگ کی گئی ہو؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی دنیا میں کوئی تصویر بنائی اسے روز قیامت اس تصویر میں جان ڈالنے کا مکلف کیا جائےگا، اور وہ اس میں روح نہیں ڈال سکےگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2112) صحیح مسلم حدیث نمبر (2110).

اور جائز یہ ہے کہ جو کسی ذی روح کے علاوہ شکل اور منظر بنایا گیا ہو، تو مٹی کے ساتھ وہ پینٹنگ کرنی یعنی مسجد یا گھر یا درخت وغیرہ جس میں روح نہ کی شکلیں اور منظر بنانا جائز ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کہتے ہیں:

" تصویر میں حرمت کا دارومدار اس پر ہے کہ وہ ذی روح کی تصویر ہو، چاہے وہ تصویر کرید کر بنائی گئی ہو، یا پھر رنگ کی ساتھ، یا دیوار پر بنائی گئی ہو، یا کسی کپڑے پر، یا کسی کاغذ پر، یا کپڑے میں بن کر بنی ہوئی ہو، چاہے وہ برش کے ساتھ بنی ہو، یا قلم کے ساتھ، یا کسی آلے اور مشین کے ساتھ، اور چاہے کسی چیز کی تصویر اس کی طبیعت اور حقیقت کے مطابق ہو، یا پھر اس میں کوئی تبدیلی اور تغیر و تبدل کیا گیا ہو، یا اسے میں کوئی خیالی تبدیلی کر کے اسے چھوٹا یا بڑا کیا گیا ہو، یا اسے خوبصورت کر دیا گیا یا اسے بدصورت بنا دیا گیا ہو، یا وہ لائنیں لگا کر جسم کی ہڈیوں کا ہیکل بنایا گیا ہو، یہ سب برابر ہے.

تو حرمت کا دائرہ یہ ہوا کہ جو ذی روح کی تصویر بنائی گئی ہو وہ حرام ہے، چاہے وہ خیالی تصویر ہی ہو، جیسا کہ مثال کے طور پر قدیم فراعنہ اور صلیبی جنگوں کے قائدین اور فوجیوں کی خیالی تصاویر بنائی جاتی ہیں، اور اسی طرح عیسی علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کی تصاویر اور مجسمے جو عیسائیوں کے گرجوں اور چرچوں میں کھڑے کیے جاتے ہیں.. الخ.

یہ سب عمومی دلائل کی بنا پر حرام ہیں، کیونکہ اس میں برابری ہے، اور یہ شرک کا ذریعہ ہیں.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (1 / 696).

اسی طرح بدعی مقامات اور ان جگہوں کی مٹی وغیرہ سے تصاویر اور شکل بنانی بھی جائز نہیں جن کی لوگ ناحق تعظیم کرتے ہیں، مثلا چرچ اور قبور اور عبادت گاہیں، اور معصیت و گناہوں والی جگہیں مثلا بنك اور سینما اور تھیٹر وغیرہ.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کہتے ہیں:

" حرم نبوی اور حرم مکی کے فنی مجسمات بنانے جائز نہیں؛ کیونکہ ہو سکتا ہے وہاں موجود نمازیوں اور طواف کرنے والوں کی تصاویر پر مشتمل ہوں، اور مسجد نبوی میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے اور دوسرے افراد کی تصاویر پر مشتمل ہوں.

اور اسی طرح مسجد نبوی کی تصویر کے ساتھ گنبد خضراء کی تصویر بنانا بھی جائز نہیں، کیونکہ یہ لوگوں کو قبے بنانے اور وہاں دفن لوگوں کا اعتقاد رکھنے کی طرف لے جائیگا، اور یہ چیز شرک اکبر کا باعث بنتا ہے، اور اس لیے بھی کہ اس میں اور بھی کئی ایك خرابیاں پائی جاتی ہیں، اللہ تعالی ہمیں اس سے محفوظ رکھے "

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشيخ عبد اللہ بن غديان.

الشيخ عبد اللہ بن قعود.

ديكهيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (1 / 476).

اور پھر كتاب اللہ ميں بھى اس بات كى طرف اشارہ ملتا ہے كہ مٹى سے ذى روح كى شكليں اور مجسمے بنانے حرام ہيں، اور وہ درج ذيل فرمان بارى تعالى ميں ہے:

جب اللہ تعالى كہےگا اے عيسى بن مريم تم اپنے اور اپنى والدہ كے اوپر ميرى نعتوں كو ياد كرو، كہ جب ميں نے تجھے روح القدس كے ساتھ عطا كى تھى تو گود ميں بھى اور بوڑھا ہو كر بھى لوگوں سے باتيں كرتا تھا، اور جب ميں نے تجھے كتاب و حكمت اور توراۃ و انجيل سكھائى تھى، اور جب تو مٹى سے پرندوں كى شكليں ميرے حكم سے بناتا، اور پھر اس ميں پھونك مارتا تو وہ ميرے حكم سے پرندہ بن جاتا تھا، اور تم مادر زاد اندھے اور برص كے مريض كو ميرے حكم سے شفاياب كرتا تھا، اور جب تو ميرے حكم سے مردوں كو زندہ كرتا تھا المآئدۃ (110).

اور جو اس آيت پر غور كريگا تو وہ " اور جب تو ميرے حكم سے مٹى سے پرندے كى شكل بناتا .

اسے معلوم ہو گا كہ اس ميں مٹى سے پرندے كى شكل بنانے كى واضح حرمت كا اشارہ موجود ہے - اور اسى طرح ہر ذى روح كى شكل بنانا بھى - اور يہ كہ عيسى عليہ السلام نے جو كچھ كيا وہ اللہ تعالى كے حكم سے تھا، تو اسے بنانا، اور اس ميں پھونك مارنا يہ دونوں كام اللہ كے حكم سے تھے، اور اللہ تعالى كا فرمان ميرے حكم سے

ممانعت پر دلالت كرتا ہے، حتى كہ عيسى عليہ السلام كى شريعت ميں بھى ممانعت پر دلالت كر رہا ہے.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ مسيح عليہ السلام كى عبوديت كى وجوہات اور يہ كہ وہ مخلوق تھے خالق نہيں كو بيان كرتے ہوئے كہتے ہيں:

" دوسرى وجہ:

انہوں نے مٹى سے پرندے كى شكل بنائى، اس سے مراد يہ ہے كہ: انہوں نے پرندے كى تصوير جيسى ايك تصوير اور شكل بنائى، اور عام لوگ بھى اسے بنانے پر قادر ہيں، كيونكہ كسى ايك كے ليے بھى پرندے جيسى شكل كا مجسمہ بنانا ممكن ہے، اور اسى طرح دوسرے جانوروں كا مجسمے اور تصوير بنانا بھى ہر كسى كے ليے ممكن ہے، ليكن يہ تصوير بنانى حرام ہے، ليكن مسيح عليہ السلام نے جو تصوير بنائى تھى اس كے خلاف كيونكہ وہ تصوير اور مجسمہ اور شكل تو انہوں نے اللہ تعالى كے حكم سے بنائى تھى، اور اللہ تعالى نے انہيں اجازت دى تھى، اور يہ معجزہ تھا كہ وہ پرندے كى اس شكل اور مجسمے ميں پھونك مارتے تو اللہ تعالى كے حكم سے وہ پرندہ بن كر اڑ جاتا، يہ معجزہ نہيں

کہ مٹی سے پرندے کی شکل بنانا؛ بلکہ معجزہ اس میں جان ڈالنی تھی، کیونکہ پرندے کی شکل اور مجسمہ بنانا تو سب کے لیے مشترك ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصوروں پر لعنت کرتے ہوئے فرمایا:

" یقینا روز قیامت سب سے زیادہ شدید عذاب مصوروں کو ہو گا "

تیسری وجہ:

اللہ سبحانہ و تعالی نے مسیح علیہ السلام کو خبر دی کہ انہوں نے تصویر بنائی اور اس میں پھونك اللہ کے حکم سے ماری، اور یہ بھی خبر دی ہے کہ انہوں نے یہ کام اللہ کے حکم سے کیا، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے یہ بتایا ہے کہ یہ ان نعمتوں میں سے ایك نعمت ہے جو مسیح علیہ السلام پر اللہ تعالی نے کی تھیں، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

وہ تو ہمارا ایك بندہ ہے جس پر ہم نے نعمتیں کیں اور اسے ہم نے بنی اسرائیل کے لیے مثال بنایا .

دیکھیں: الجواب الصحیح (4 / 46 - 47).

واللہ اعلم .